# سوال

(344) ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی ہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دو جوڑوں کا نکاح وٹہ سٹہ کی بنیاد پر ہوا، پھر گھریلو حالات خراب ہونے سے دونوں لڑکیاں اپنے اپنے والدین کے ہاں چلی گئی اور ان کا سامان بھی اٹھوا دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر صلح کے لئے پنچائت کا اہتمام کیا گیا۔ وہاں ایک خاوند نے غصہ میں آکر تین دفعہ طلاق، طلاق، طلاق کہا۔ اب فریقین راضی نامہ کرنا چاہتے ہیں کیا ایسا کرنا ممکن ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں پہلے وٹہ سٹہ کی شادی ہی محل نظر ہے۔ اسلام نے اس قسم کی ناروا شرائط کو جائز ہی قرار نہیں دیا جو کہ وٹہ سٹہ کی صورت میں ایک دوسرے پر عائد کی جاتی ہیں کیونکہ اس کا نتیجہ وہی برآمد ہوا جو صورت مسئولہ میں بیان کیا گیا ہے جو حضرات اس کے متعلق کوئی نرم گوشہ رکھتے ہیں وہ اس نکاح شغار کو چند ایک شرائط کے ساتھ جائز قرار دیتے ہیں۔ تاہم یہ مسئلہ اپنی جگہ پر قابل اعتبار ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق ایک رجعی شمار ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت ابورکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاق دیں تھیں پھر اس پر نادم و پشیمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابورکانہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''کہ یہ تو ایک رجعی طلاق ہے اگر چاہو تو رجوع کر لو۔'' چنانچہ حضرت ابورکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر کے دوبارہ اپنا گھر آباد کر لیا تھا۔ [مسند امام احمد، ص:۲۶۵، ج۱]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مسئلہ تین طلاق میں ایک فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے جس کی اور کوئی تاویل نہیں کی جا سکتی۔ [فتح الباری، الطلاق]

اگرچہ اس انداز سے طلاق دینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کھیلنا قرار دیا ہے اور اس پر ناراضی کا اظہار کیا ہے۔ [نسائی، الطلاق:۳۴۳۰]

واضح رہے کہ اس سہولت سے وہی لوگ فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں جو کتاب و سنت کو ہی آخری اتھارٹی قرار دیتے ہیں۔ البتہ جو حضرات تقلید کے بندھن میں جکڑے ہوئے ہیں انہیں مطلب پرستی کے طور پر اہلحدیث کی طرف رجوع کرنا قابل ستائش نہیں ہے۔ بہرحال صورت مسئولہ میں یہ ایک رجعی طلاق ہے اس کے بعد (دوران عدت از خود) رجوع کی گنجائش ہے اور بعد از عدت نکاح جدید کے ساتھ گھر پھر سے آباد کیا جا سکتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

# فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:2 صفحہ:357**